Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون ع ۲۹۷۹

روزنامہ

# الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱؍

یوم - چہار شنبہ
۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۴۰/۶ | ۱۹ امان ۱۳۳۱ ھش | ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۶۸

## پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث کا دوران

### قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اصلاح کی متعدد تجاویز

کراچی ۱۸ مارچ:- آج پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ پر پھر بحث شروع ہوئی بیگم شاہنواز نے صدارت کی مختلف ممبران نے قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اصلاح کی بعض ٹھوس تجویزیں پیش کیں۔ کامنی کمار دت نے زراعت پیشہ آبادی کو بحال کرنے پر زور دیا۔ عبد اللہ المحمود نے تجویز پیش کی۔ کہ مشرقی بنگال میں پٹ سن کی صنعت اور نقل و حمل کی دریائی سروسوں کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے۔ نیز انہوں نے مشرقی بنگال اور ہندوستان کے درمیان پرمٹ سسٹم جاری کرنے پر بھی زور دیا۔ اقلیتی نمائندے مسٹر چندولا نے کہا کہ پاکستان تقسیم کی ملکی صنعت کے تحفظ کا بندوبست ضروری ہے نیز انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ ملکی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے سارے ملک میں پروپیگنڈا کیا جائے۔ انہوں نے اون اور کھالوں کی قیمتوں میں استحکام کے لئے بھی ایک سکیم ہاؤس کے سامنے رکھی۔ اے۔ ایم حمید نے سونے کی غیر قانونی درآمد کو روکنے کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا۔ اس سے شرح

مبادلہ پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا۔ کہ بنگالی کو دوسری سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ ظہور الحق نے کہا۔ کہ صوبہ پرستی کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاکستان میں صرف دو ہی صوبے ہوں۔ ایک مشرقی پاکستان اور دوسرا مغربی پاکستان۔ شیخ صادق حسن نے آرڈیننس فیکٹریاں قائم کرنے اور اغوا شدہ خواتین کی بازیابی کے لئے وزرائے اعظم کی پہلے ایک بین المملکتی کانفرنس منعقد کرنے پر زور دیا۔

## اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ (بذریعہ ڈاک) ۱۴ مارچ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ لیکن کان میں کچھ تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۸ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بھی دل میں کمزوری کی شکایت ہے۔ بلڈ پریشر کم ہے۔ نبض کی بے قاعدگی بھی بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کراچی ۱۸ مارچ۔ محترمہ فاطمہ جناح پنجاب کا بارہ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج پاکستان میل کے ذریعہ کراچی واپس پہنچ گئیں۔

# مصر کے دو سابق وزیر سراج الدین پاشا اور ابو الفتح حسن پاشا گرفتار کر لئے گئے

## مصری سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر احمد حسن بے کو اٹھارہ ماہ قید بامشقت کی سزا

قاہرہ ۱۸ مارچ۔ مصر میں وفد پارٹی سے تعلق رکھنے والے دو سابق وزیروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں سراج الدین پاشا اور ابو الفتح پاشا کے نام شامل ہیں۔ سراج الدین پاشا نحاس پاشا کی کابینہ میں وزیر داخلہ تھے۔ اور ابو الفتح پاشا کے چارج میں معاشی امور کا محکمہ تھا۔ وفد پارٹی کے ان دونوں لیڈروں کو ان کے مکانات میں ہی نظر بند کر دیا گیا ہے ان کے خلاف الزامات کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ البتہ چند دن ہوئے سراج الدین پاشا کو گذشتہ فسادات کا ذمہ وار ٹھہرایا گیا تھا۔ یہ فسادات جنوری میں ہوئے تھے۔ دوسرے وزیر ابو الفتح پاشا پر مخالف جماعتوں نے یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ فسادات سے پہلے انہوں نے ایک اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مصر کی عدالت نے سوشلسٹ پارٹی کے سربراہ احمد حسن بے کو ۱۸ ماہ قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ انہیں گذشتہ فسادات کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔

قاہرہ ۱۸ مارچ۔ حکومت مصر نے کپاس کی قیمتوں میں استحکام پیدا کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت مناسب قیمتوں پر خود کپاس خریدے۔

## حکومت پاکستان نے ربیع کی فصل کیلئے غذائی پالیسی کا اعلان کر دیا

### تاجروں کے ذریعہ گیہوں اور گیہوں سے بنی ہوئی چیزوں کی درآمد بند رہے گی

کراچی ۱۸ مارچ:- حکومت پاکستان نے ربیع کی فصل کے لئے خوراک کی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ حکومت پاکستان کے جاری کردہ سرکاری اعلان کے مطابق تاجروں کے ذریعہ گیہوں سے بنی ہوئی چیزوں کی درآمد قطعی بند رہے گی۔ اسی طرح ملک کے اندر بھی ایک صوبے سے دوسرے صوبے یا ریاست وغیرہ کو گیہوں یا گیہوں سے بنی ہوئی چیزیں لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ صرف حکومت ہی ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں یہ اناج بھیج سکے گی۔ اسی طرح صوبوں اور ریاستوں کو اپنے اپنے علاقوں میں گیہوں یا گیہوں سے بنی ہوئی چیزوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگانے کا اختیار ہوگا۔ پنجاب اور سندھ کے صوبے نیز بہاولپور اور خیرپور کی ریاستیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اناج خریدیں گی۔

گیہوں بغیر بوری کے ۹ روپے فی من خریدا جائیگا۔ اسی طرح بلوچستان اور سرحد کی حکومتیں بھی اپنے کمی والے علاقوں کے لئے گیہوں خریدیں گی۔

## پنسل کی لکڑی کے جنگلات کی حفاظت

کوئٹہ ۱۸ مارچ: بلوچستان کی حکومت نے پنسل کی لکڑی کے جنگلات کی حفاظت کے سلسلے میں بعض اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جنگلات تقریباً ۳۰۰ مربع میل رقبہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس میں سے [illegible] مربع میل کے علاقہ کو حکومت نے براہ راست اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔ باقی علاقے کو بھی سرکاری نگرانی میں لینے کیلئے بات چیت ہو رہی ہے

## عرب لیگ مشاورتی ادارے کیساتھ تعاون کریگی

### پاکستانی تجویز کا خیر مقدم

قاہرہ ۱۸ مارچ۔ عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل احمد الشکری بے نے کہا ہے کہ اسلامی ملکوں کے درمیان صلاح و مشورہ کی غرض سے جو ادارہ بھی قائم کیا جائیگا عرب لیگ اس سے پورا پورا تعاون کریگی۔ آج انہوں نے یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس سلسلہ میں پاکستان نے جو تجویز پیش کی ہے عرب لیگ اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو فی الواقع اس سے اسلامی دنیا کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ضرورت پڑے۔ تو عرب لیگ کی طرح تمام اسلامی ملکوں پر مشتمل ایک علیحدہ لیگ بھی بنائی جا سکتی ہے کیونکہ عرب لیگ تو صرف ایک علاقائی

## پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر

### مقیم جالندھر پر ایک اور پابندی

جالندھر ۱۸ مارچ۔ بھارتی حکومت کی طرف سے پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر پر پہلے یہ پابندی عائد کی گئی تھی۔ کہ وہ سات دن کا نوٹس دیئے بغیر کہیں نہیں جا سکتے۔ لیکن تازہ ترین احکامات کی رو سے یہ فیصلہ بھی حکومت بھارت ہی کرے گی۔ کہ کسی مقام پر پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر جا سکتے ہیں یا نہیں۔

## مہاجرین کو عارضی طور پر زمینوں کے موروثی حقوق دینے کا فیصلہ

کراچی ۱۸ مارچ: آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جن مہاجرین کے دعاوی کی تصدیق ہو چکی ہے۔ انہیں زرعی اراضی پر عارضی طور سے موروثی حقوق دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا۔ پنجاب میں دعاوی کی تصدیق کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن باقی صوبوں میں ابھی تصدیق کا کام جاری ہے۔ جب یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیگا تو موروثی حقوق دینے کے سلسلے میں عملی قدم اٹھایا جائے گا۔

## نظر بندوں کے مقدمات پر نظر ثانی!

حیدرآباد ۱۸ مارچ:- حکومت سندھ نے صوبے کے تمام نظر بندوں کے مقدمات پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

## مردان میں ٹیوب ویل لگانے کی سکیم

پشاور ۱۸ مارچ: سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان نے آج مردان میں ٹیوب ویل لگانے کے کام کا افتتاح کیا۔ اس سکیم پر سوا لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

## حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ مارچ۔ (بذریعہ ڈاک) حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ اور دو دن سے حرارت نارمل ہے۔ البتہ اسہال کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ احباب اس مبارک وجود کی صحت اور درازی عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

## ۳۱ مارچ کے متعلق

## سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔

وکیل المال تحریک جدید

## قوا انفسکم واھلیکم نارا

اپنے آپ کو اور اپنے خویش و اقارب کو آگ سے بچاؤ

آج دنیا میں مختلف قسم کی زہریلی اور روحانیت کو بھسم کر جانے والی تحریکیں جاری ہیں۔ ان کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔ اور اس زمانہ کے مامور و مرسل کی بتائید روح القدس لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ پہلے دوست کہتے تھے کہ وہ کتابیں نایاب ہیں کہاں سے لیں۔ اب وہ کتب بک ڈپو تالیف و تصنیف نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے طبع کروائی ہیں۔ لیکن گرانی کے پیش نظر قلیل تعداد میں چھپوائی گئی ہیں دوستوں کو جلد سے جلد انہیں خرید لینا چاہیئے ورنہ انہیں افسوس کرنا ہوگا۔ اور ایک مدت تک ان سے محروم رہیں گے۔ اس وقت جو کتابیں چھپ چکی ہیں وہ معہ قیمت درج ذیل ہیں۔

(۱) حقیقۃ الوحی اعلےٰ کاغذ ۸ روپے درمیانہ ۷ روپے مجلد ۹، ۸ روپے
(۲) براہین احمدیہ حصہ پنجم اعلےٰ کاغذ ۴-۳ روپے درمیانہ ۱۲/-۲ روپے مجلد ۴ روپے و ۸/-۳ روپے
(۳) نزول المسیح مجلد ۴/-۳ روپے وغیر مجلد ۸/-۲ "
(۴) تحفہ گولڑویہ مجلد ۳ روپے وغیر مجلد ۸/-۲ "
(۵) ازالہ اوہام ہر دو حصہ ۴ روپے
(۶) فتح اسلام مجلد ۱۰/ وغیر مجلد ۶ آنے
(۷) توضیح مرام مجلد ۱۰/ غیر مجلد ۶ آنے
(۸) مسیح ہندوستان میں ایک روپیہ
(۹) کشتی نوح مجلد ۹/ غیر مجلد ۶ آنے
(۱۰) تجلیات الٰہیہ مجلد ۷/ غیر مجلد ۴ آنے
(۱۱) سبز اشتہار چار آنے
(۱۲) ایک غلطی کا ازالہ ۲ آنے
(۱۳) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۲ آنے
(۱۴) اسلام میں اختلافات کا آغاز ایک روپیہ
(۱۵) دیباچہ قرآن کریم انگریزی ۶ روپے
(۱۶) تفسیر القرآن انگریزی جلد اول ۲۵ روپے
(۱۷) " " " دوم ۱۰ "
(۱۸) سیرت خاتم النبیین حصہ سوم مجلد ۴/-۳ روپے غیر مجلد ۸/-۲ روپے
(۱۹) تبلیغی خط مجلد ۷/ غیر مجلد ۴/
(۲۰) آئینہ کمالات اسلام زیر طبع ہے۔
(۲۱) دعوت الامیر مجلد ۱۲/-۳ غیر مجلد -/-/۳ روپے

(انچارج بکڈپو تالیف تصنیف)

### ضروری اعلان

مجھے ایک کتاب میں درج کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیت دعا کے ایسے واقعات چاہئیں۔ جو غیر معمولی طور پر پورے ہوئے ہوں۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر خوشخط اور مختصر الفاظ میں لکھ کر بھجوا دیں۔

خاکسار۔ مہاشہ محمد عمر معرفت احمد برادرز سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

## مومن قربانی کی راہوں کا متلاشی رہتا ہے

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں مالی و جانی قربانی کی مثالوں کی کمی نہیں۔ اس مادہ پرستی کے زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیواؤں میں بالخصوص مالی قربانی کا جذبہ حضور علیہ السلام کی قوت قدسیہ کی گہری تاثیر پر ایک بین ثبوت ہے۔ جماعت کے اس پاکیزہ جذبہ کو سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ الودود کے زمانہ میں جو فروغ حاصل ہوا ہے۔ اس نے دنیا بھر کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ دور دراز کے ملکوں میں بھی بسنے والی ہزاروں سعید روحیں خدا تعالےٰ اور اس کے مقرر کردہ خلیفہ کی خوشنودی کی خاطر اپنے عزیز اموال قربان کرنا عین سعادت سمجھتی ہیں۔ چنانچہ انڈونیشیا کے ایک مخلص دوست مکرم بگنڈا زکریا صاحب نے گزشتہ سال ۶۰۰۰ روپیہ (انڈونیشین) ہمارے مبلغ سید شاہ محمد صاحب متعین انڈونیشیا کو مشن ہاؤس کی خرید کے لئے بطور قرضہ حسنہ دیا۔ جس کے متعلق اب وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ

"خاکسار نے فیصلہ کیا ہے کہ رقم مذکورہ جماعت سے واپس نہیں لینی۔ اور خاکسار یہ رقم اس مکان کی خرید کے لئے بطور چندہ پیش کرتا ہے"۔

مکرم بگنڈا زکریا صاحب کا جماعت سے قرضہ حسنہ واپس نہ لینے کا مخلصانہ فیصلہ انفاق فی سبیل اللہ کا ایک قابل رشک نمونہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے فجزاھم اللہ احسن الجزاء سچ ہے مومن قربانی کی راہوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

## صوبہ جاتی و ضلعوار امراء کی خدمت میں گزارش

سیکرٹریان امور عامہ کے انتخاب اور مرکز سے ان کی منظوری حاصل کرنے کے متعلق پیشتر ازیں متعدد بار بذریعہ اخبار الفضل اور پھر بذریعہ خطوط آپ کی خدمت میں عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس وقت تک سب امراء نے توجہ نہیں فرمائی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا پھر گزارش کی جاتی ہے۔ کہ آپ کے حلقہ امارت کی جن جن جماعتوں میں سیکرٹریان امور عامہ مقرر نہیں۔ ان میں آپ انتخاب کر کے مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ اور جن جماعتوں میں سیکرٹری امور عامہ کا تقرر منظور ہو چکا ہے۔ ان کو باقاعدگی سے کام کرنے اور مرکز میں باقاعدہ رپورٹ کارگزاری بھجوانے کی طرف توجہ دلائیں۔ جو ہر ماہ کی سات تاریخ تک بھجوا دینی چاہیئے۔ اور اس طرح سالانہ رپورٹ ۱۵ مئی تک آ جانی چاہیئے۔

اگر اب بھی آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ اور نظارت ہذا کے ساتھ تعاون نہ فرمایا۔ تو پھر اس کا اثر آپ کی گرانٹ وغیرہ پر پڑے گا۔ جس کی ذمہ واری آپ پر ہوگی۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## سالانہ رپورٹ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سال از یکم فروری ۱۹۵۱ء تا ۳۱ جنوری ۱۹۵۲ء کی رپورٹ مرتب ہو رہی ہے۔ جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجالس کی سال بھر کی کارگزاری کا خلاصہ معین اعداد و شمار کے ساتھ شعبہ وار جلد تر مرکز میں ارسال کر دیں۔ تا مجموعی رپورٹ میں اسے شامل کیا جا سکے۔ اس امر کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔ کہ جو کام بھی درج ہو وہ اپنی مقدار اور اعداد کے لحاظ سے معین ہو۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ہر خادم کم از کم پندرہ روز سال رواں میں تبلیغ کے لئے وقف کرے"۔ کیا آپ نے خلیفۂ وقت کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنا نام پیش کر دیا ہے؟

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۱۹ مارچ ۵۲ء

# اسلامی تحریک اور انقلابی ذرائع

کل ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انا لہٗ لحافظون فرما کر وعدہ فرمایا۔ کہ قرآن پاک کی تعلیم کی حفاظت وہ آپ کرتا رہے گا۔ اور جب کبھی اس تعلیم پر ایمان کمزور ہو جائیگا۔ وہ خود اپنا کوئی بندہ مبعوث کرکے از سرِ نو احیاء و تجدید دین کریگا۔ چنانچہ حدیث مجددین جس میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ اس نص سے بھی صحیح ثابت ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں۔ اصول حدیث کے مطابق ان کے اعتراضات غلط ہیں۔ پھر اکثر ائمہ اسلام نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے۔

ایک اعتراض جو آج کل کے سیاسی مولوی کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ایسی حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ تکوینی کے مطابق ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا۔ جو احیاء و تجدید دین کرتے رہیں گے۔ اور قرآن کریم میں بھی جو انا لہ لحافظون کے الفاظ آئے ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے قانون تکوینی کے ہی مظہر ہیں۔ حالانکہ یہ استدلال سراسر غلط ہے۔ کیونکہ یہاں خاص طور پر قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ ورنہ ویسے تو قانون تکوینی کے مطابق اللہ تعالیٰ ہر چیز کا محافظ ہے۔ اگر محض یہاں قانون تکوینی ہی مراد ہوتا۔ تو خاص طور پر اس کے ذکر کی ضرورت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وسع کرسیہ السموٰت والارض ولا یؤدہٗ حفظھما۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی کرسی زمینوں اور آسمانوں تک وسیع ہے۔ اور اس کو ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں۔

یہاں صاف صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون تکوینی کا ذکر فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ تمام زمینوں اور آسمانوں کی وہ حفاظت کرتا ہے۔ اور یہ بات اس کو تھکاتی نہیں۔ اگر انا لہ لحافظون بھی اسی ضمن میں آیا ہے۔ تو سوال ہے کہ اس کو الگ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جب خود کلام اللہ اللہ تعالیٰ کے قانون تکوینی سے باہر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص قانون کے مطابق نازل ہوا ہے۔ تو یقیناً اس کی حفاظت کا بھی وعدہ خاص قانون کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور یقیناً اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی حفاظت خاص طور پر فرمائے گا۔

پھر سیاسی مولوی یہ کہتا ہے۔ کہ یہ حفاظت صرف متن تک محدود ہے۔ یعنی قرآن کریم میں قیامت تک کوئی لفظی یا عبارتی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ہم یہ تو مانتے ہیں۔ کہ قیامت تک ایسی تبدیلی نہیں ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت یہیں تک محدود نہیں ہو سکتی۔ فی زماننا پریس کی ایجاد سے یہ ممکن ہو گیا ہے۔ کہ ایک مصنف کی کتاب ہمیشہ تک تغیر و تبدل سے محفوظ رہے۔ پھر اس میں قرآن کریم کی تخصیص کیا رہ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اصل چیز تو معنوی حفاظت ہے۔ نہ کہ لفظی۔ تیرہ سو سال سے وہی قرآن کریم بغیر تغیر و تبدل کے چلا آیا ہے۔ اس کے باوجود جو چیز قرآن کریم کی تعلیم کے منافی ثابت ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں نے اپنے من مانے مطالب اس کی آیات سے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کی ہیئت کذائی بدل کر رکھدی ہے۔ یہاں تک جسارت کی گئی ہے۔ کہ ایک وقت میں پانچ سو آیات کلام اللہ کو منسوخ قرار دیا گیا ہے۔ اور پانچ آیات تو ولی اللہ شاہ رحؒ دہلوی تک نے بھی منسوخ مانی ہیں۔

جن آیات کو وقتاً فوقتاً منسوخ کیا گیا ہے۔ وہ وہی ہوتی تھیں۔ جو اس خاص سکول کی مرضی کے خلاف ہوتی تھیں۔ چنانچہ ایک وقت میں آیہ سیف سے تمام ان آیات کو منسوخ قرار دیا گیا۔ جن میں لا اکراہ فی الدین کا مضمون بیان ہوا ہے۔ کیا لفظی اور عبارتی تغیر و تبدل کے ساتھ ساتھ یہ معنوی تحریف نہیں تھی۔ انہی آیات کی منسوخی کا نتیجہ تھا۔ کہ مسلمان علماء نے جہاد کا وہ تصور بنا لیا جو آج سب کے نزدیک غلط تصور ہے یعنی "تلوار کی نوک پر اسلام منوایا جائے"۔ یہاں تک کہ آج سیاسی مولوی بھی ایسے جہاد کو غیر اسلامی سمجھتا ہے۔ جس کی غرض غیر مسلموں پر اسلام کو زبردستی ٹھونسنا ہو۔

ایسی آیات اللہ کی منسوخی کا اعتقاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ تک علمائے اسلام کا چلا آیا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ جنہوں نے اعلان کیا۔ کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ اور انہوں نے ثابت کیا کہ جن آیات کو منسوخ قرار دیا گیا ہے۔ وہی تو قرآن کریم کی تعلیم کا طرۂ امتیاز ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ آیہ سیف سے تمام وہ آیات منسوخ قرار دی گئی تھیں۔ جن میں رواداری کی تعلیم ہے۔ مثلاً لا اکراہ فی الدین۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ لکم دینکم ولی دین وغیرھم۔

ان آیات کو منسوخ کرنے کی غرض جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ یہ تھی۔ کہ جہاد کا وہ نظریہ گھڑا جائے۔ جو درباری علماء اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ جس سے مسلمان کہلانے والے بادشاہ اپنی جوع الارض کو دین کے پردہ میں نہاں کرکے عوام مسلمانوں کی فوج مہیا کرنے کا کام لیتے تھے۔

اس غلطی کا اب تک اثر چلا جاتا ہے۔ اور سیاسی مولوی خاص کر دیوبندی علماء۔ اور ان سے متاثر ہو کر مودودی صاحب نے اپنا مخصوص نظریہ جہاد بنایا۔ اور اسلام کو بھی اسی طرح کی ایک انقلابی تحریک بنا کر رکھ دیا۔ جس طرح کی اشتراکیت اور فاشیت انقلابی تحریکیں ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب اپنے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" میں فرماتے ہیں:۔

"پس اگر اسلام ایک "مذہب" اور مسلمان ایک "قوم" ہے۔ تو جہاد کی ساری معنویت جس کی بناء پر اسے افضل العبادات کہا گیا ہے۔ سرے سے ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی "مذہب" کا اور مسلمان کسی "قوم" کا نام نہیں ہے۔ بلکہ دراصل اسلام ایک انقلابی نظریہ و مسلک ہے۔ جو تمام دنیا کے اجتماعی نظم Social order کو بدل کر اپنے نظریہ و مسلک کے مطابق تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ اور مسلمان اس بین الاقوامی انقلابی جماعت International Revolutionary party کا نام ہے۔ جسے اسلام اپنے مطلوبہ انقلابی پروگرام کو عمل میں لانے کے لئے منظم کرتا ہے اور جہاد اس انقلابی جدوجہد (Revolutionary struggle) کا اس انتہائی صرف طاقت کا نام ہے جو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عمل میں لائی جائے۔" (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۸)

پھر اسی رسالہ میں اگلے صفحہ پر آپ فرماتے ہیں:۔

"اس غرض کے لئے وہ تمام ان طاقتوں سے کام لینا چاہتا ہے۔ جو انقلاب برپا کرنے کے لئے کارگر ہو سکتی ہیں۔ اور ان سب طاقتوں کے استعمال کا ایک جامع نام "جہاد" رکھتا ہے۔ زبان و قلم کے زور سے لوگوں کے نقطۂ نظر کو بدلنا اور ان کے اندر ایک ذہنی انقلاب پیدا کرنا بھی جہاد ہے۔ تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظامِ زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔ اور اس راہ میں مال صرف کرنا اور جسم سے دوڑ دھوپ کرنا بھی جہاد ہے۔"

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۹)

ہم نے الفضل میں کئی بار مودودی صاحب کے ان نظریات کی غلطی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اس کے مقابلہ میں پیش کرکے ثابت کیا ہے۔ کہ اسلام بغیر ایسے انقلابی فتنہ و فساد کے محض اپنی تعلیم کی ذاتی خوبیوں کے سہارے پر کامیاب ہو سکتا ہے۔ مگر ہماری باتوں کو ہنسی ٹھٹھے میں ٹالنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ الحمد للہ ہماری کوششیں بے سود ثابت نہیں ہوئیں۔ چنانچہ مودودی صاحب نے ۱۵ مارچ ۱۹۵۲ء کو سٹار خبر ایجنسی کے نمائندہ کو ایک بیان دیا ہے۔ جو "تسنیم" ۱۷ مارچ ۱۹۵۲ء میں کئی عنوانوں کے ساتھ پہلے صفحہ پر نمایاں طور سے شائع ہوا ہے۔ بیان کے شروع ہی میں آپ فرماتے ہیں۔

"ہمیں اسلام کی بنیاد پر ایک سوسائٹی کی تشکیل کرکے دنیا کے سامنے اسلام کی برکات کا ایک ایسا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ **جس سے دنیا دیکھ لے کہ اسلام کس طرح انسان کے مسائل کو انقلابی ذرائع اختیار کئے بغیر بہترین طریق پر حل کر دیتا ہے**"۔

جلی عبارت میں جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ وہی ہے جو الفضل ہمیشہ آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور یہ وہی ہے۔ جو آپ کے ان نظریات کی کھلی کھلی تردید ہے۔ جن کے حوالے اوپر ہم نے آپ کے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" سے نقل کئے ہیں۔ آپ کی ذہنیت میں یہ تبدیلی قابل ستائش ہے۔ اور ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہی تعلیم ہے۔ جس کے لئے احمدیت کھڑی ہوئی ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ آپ احمدیت کے اتنے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ؎

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا۔

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

۲ مارچ ۵۲ء کو خدام الاحمدیہ کلکتہ کے اجلاس کے اختتام پر خاکسار نے نوجوانوں کو حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور عرض کیا کہ گو جماعت نے اجتماعی اور انفرادی دعائیں کی ہیں۔ اور کرتی رہے گی انشاء اللہ مگر ہم نوجوانوں کو زیادہ قربانی مالی جانی اور وقتی کرنی چاہیئے۔ وہ اس طرح کہ تمام خدام دوشنبہ کے دن روزہ رکھیں۔ اور دعائیں کریں۔ اور صدقہ بطور قربانی دی جائے۔ سو الحمد للہ دوستوں نے اسی وقت ساٹھ روپے قربانی کرنے کے لئے ادا فرمائے اور دوشنبہ کے دن روزہ رکھا گیا اور جمعہ کے دن حضور کی صحت کاملہ عاجلہ اور لمبی سے لمبی عمر زندگی کے لئے دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ اور حضور اس اہم مرحلہ تفسیر کبیر کی تصنیف میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام مسیح موعود)

# نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

## انفرادی ملاقاتیں۔ مختلف مقامات پر تقاریر اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ احمدیت بلیٹین اور دیگر لٹریچر کی اشاعت۔ نئی جماعتوں کا قیام۔ خدام الاحمدیہ کی تبلیغی مساعی

(از مکرم نسیم سیفی صاحب بی۔ اے انچارج نائیجیریا مشن)

برادرم مکرم سید احمد شاہ صاحب زاریہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں چالیس افراد سے جن میں سرکاری ملازمین۔ طلباء اور تجار شامل ہیں ملاقات کر کے تبلیغ حق کی گئی۔ ان میں سے جو نئے دوست تھے۔ ان کو احمدیت کے پیغام سے آگاہ کیا۔ اور جن سے پہلے بھی ملاقات ہو چکی تھی۔ ان کو مزید واقفیت بہم پہنچائی۔ اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔

**تقسیم لٹریچر:**۔ اگرچہ شمالی علاقے میں تعلیم کا معیار بہت ہی کم ہے۔ اور انگریزی خواں تو بہت ہی کم ملتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لکھے پڑھے لوگوں کی تلاش کر کے ان کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ تقریباً ایک سو اسی اصحاب کو مختلف پمفلٹ دیئے گئے۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کی رہنمائی کی گئی۔

**فروخت کتب:**۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ لٹریچر کا محض مفت تقسیم کرنا زیادہ اچھے نتائج پیدا نہیں کرتا۔ کیونکہ مفت حاصل کی گئی چیز کی قدر و قیمت کم سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے مفت تقسیم کے پہلو بہ پہلو سلسلہ کے لٹریچر کو فروخت کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح نہ صرف لٹریچر خریدنے والوں کے متعلق یہ یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ اسے ضرور پڑھیں گے بلکہ مشن کو مالی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور تبلیغ کے کام کو وسیع کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ برادرم شاہ صاحب نے ترپن (۵۳) کتب فروخت کیں۔

**حکومت کے اداروں اور سکولوں میں تبلیغ**:۔ حکومت کے پانچ اداروں اور ایک سکول اور ایک کلرکوں کی ٹریننگ کے سنٹر میں لٹریچر فراہم کیا گیا۔ اور تبلیغ کی گئی۔

**زاریہ کے مضافات میں تبلیغ:**۔ سات گاؤں میں جا کر احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ دو تقاریر کی گئیں۔ جن میں خلافت کی اہمیت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی گئی۔

**تعلیم و تربیت:**۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کا پروگرام جاری رکھا گیا۔ صبح و شام درس دیا جاتا رہا۔ بچوں کے سکول کی نگرانی کی جاتی رہی، اور ان کو قرآن کریم کے اسباق کے علاوہ گاہے گاہے اخلاقی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

**زائرین:**۔ چار دوست مشن ہاؤس میں آئے۔ ان کے مختلف سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اور سلسلہ کا لٹریچر بھی ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

**خط و کتابت:**۔ خطوط کے جوابات دیئے گئے۔ سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے مختلف جماعتوں کو تحریک کی گئی۔ مردم شماری کی فہرست مکمل کر کے لیگوس ارسال کی گئی۔

**لیگوس: (لوکل مرکز)** تعلیم و تربیت:۔ قرآن کریم کے درس کے علاوہ مسجد میں قرآن کریم کی دعائیں یاد کرائی جاتی رہیں۔ اور بعض اوقات احباب جماعت کے مختلف مسائل کے متعلق سوالات کے جواب دیئے جاتے رہے۔ گھر پر ایک نوجوان کو یسرنا القرآن اور ایک کو عربی کے اسباق دیئے جاتے رہے۔

**تبلیغ:**۔ لیگوس چونکہ لوکل مرکز ہے۔ اس لئے یہاں سے سارے نائیجیریا میں مختلف طریقوں سے تبلیغ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مثلاً احمدیت کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کے لئے خطوط لکھنے والوں کو ان کے خطوں کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ لٹریچر مہیا کیا جاتا ہے بعض اوقات مفت اور بعض اوقات قیمتاً۔ خاص خاص موقعہ پر چیدہ چیدہ لوگوں کو خاص طور پر لٹریچر ارسال کیا جاتا ہے۔ نائیجیریا کی متعدد لائبریریوں کو پمفلٹ اور بعض اوقات کتب ارسال کی جاتی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ان تمام امور کے علاوہ اباداں میں پبلک لیکچروں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ جس کا خدا کے فضل سے کافی اچھا اثر رہا۔ ہر تقریر کے بعد حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے رہے۔ سوال اکثر عیسائیوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جو باقاعدہ بائیبل اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

بعض پاکستانی جہازی لیگوس کی بندرگاہ پر آئے۔ تو خاکسار سے ملاقات کے لئے گھر پر بھی تشریف لائے۔ چنانچہ ان کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ اور بعض ضروری اور اہم باتوں کی وضاحت کی گئی۔ یہ دوست کئی روز تک گھر پر آتے رہے۔ خاکسار بھی ان کی خواہش کے مطابق ان کے جہاز پر گیا۔

**دورے:**۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اباداں (لیگوس سے) ایک سو میل کے فاصلہ پر گیا۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے کتب فروخت کرنے اور تقاریر کے ذریعہ تبلیغ کا اچھا موقعہ ملا۔ اباداں سارے افریقہ میں آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ اور اس شہر میں مسلمانوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ مسلمانوں کے علماء بھی یہاں اکثریت سے پائے جاتے ہیں۔

**اشاعت:**۔ نومبر کا بلیٹین شائع کیا گیا۔ بلیٹین کی اشاعت بھی کافی وقت چاہتی ہے۔ اس کے لئے لکھنا۔ پروف پڑھنا اور چھپ جانے کے بعد تمام مشنوں۔ لائبریریوں کو اور بعض چیدہ چیدہ افریقنوں کو بلیٹین کا ارسال کرنا کافی محنت اور وقت چاہتا ہے لیکن خدا کے فضل سے یہ کام نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ بعض لائبریریوں اور دیگر افراد کی طرف سے بلیٹین کے متعلق خطوط ملتے رہتے ہیں۔ (اب جبکہ یہ رپورٹ لکھی جا رہی ہے۔ بلیٹین کی اشاعت کو بند کر کے اس کی جگہ اخبار Truth جاری کیا جا چکا ہے اس اخبار کا اب چوتھا نمبر تیار ہو رہا ہے)

ایک پمفلٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق احادیث میں پیشگوئیوں پر مشتمل لکھا۔ اور یہاں کی مقامی زبان میں اس کا ترجمہ کروایا۔ یہ پمفلٹ ایک غیر احمدی کے پمفلٹ کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ مقامی زبان میں ہونے کی وجہ سے امید ہے کہ اس کے ذریعہ ہم عوام تک آسانی سے اپنا پیغام پہنچا سکیں گے انشاء اللہ۔

میرے ایک پمفلٹ کے سلسلہ میں جو کہ یہاں کے ایک بشپ کے ایک پمفلٹ کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ بشپ مذکور سے کچھ خط و کتابت ہوئی تھی۔ اب ان کی اجازت سے اس خط و کتابت کو چھپوانے کا انتظام کیا گیا۔ (یہ پمفلٹ اب چھپ چکا ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ریڈیائی تقریر "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں"۔ دوبارہ چھپوائی گئی۔ اب اس تقریر کو یہاں کی مقامی زبان میں ترجمہ کروایا جا رہا ہے۔ تاکہ آئندہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم اور فروخت کیا جا سکے۔ چونکہ اب خدا کے فضل سے کتابوں کی فروخت کا کام روز بروز ترقی پر ہے۔ اس لئے کتابوں کی ایک دو ورقہ فہرست چھپوائی گئی۔ جس میں کتابوں کے مضامین اجمال کے ساتھ پیش کئے گئے۔ تاکہ اس فہرست ہی سے کتاب کو کسی قدر اندازہ لگایا جا سکے۔

حسب معمول آئندہ سال کے کیلنڈر کے لئے تیاری کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر کے علاوہ واشنگٹن کی مسجد۔ سالٹ پانڈ (گولڈ کوسٹ) کی مسجد اور نائیجیریا کی ایک مسجد کی تصاویر بھی شامل کی گئیں۔ ہمارا کیلنڈر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک مقبول ہو چکا ہے۔ اگرچہ اس دفعہ ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ لیکن سارے کا سارا فروخت ہو جانے کے بعد بھی تقریباً پانچ سو مزید کاپیوں کے آرڈر ملے۔ جو واپس کرنے پڑے۔

عیسائیوں کے سوالوں کے جوابات پر مشتمل پمفلٹ جو کہ اکتوبر کے مہینے میں لکھا گیا تھا۔ اس کی طباعت کا انتظام کیا گیا۔

**خطوط:**۔ مردم شماری اور سالانہ کانفرنس کے متعلق سرکلر جاری کئے۔ ایک اخبار جس میں ایک پیغامی نما مخالف نے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کے ایڈیٹر کو جوابی خط لکھا۔ گمبیا کے ایجوکیشن افیسر نائیجیریا کے دورے کے لئے تشریف لائے۔ تو ان کو احمدیت کے متعلق خط لکھا اور بعض کتابیں ارسال کیں۔ جواباً انہوں نے لکھا۔ کہ وہ احمدیہ مشن کی کوششوں سے واقف ہیں۔ اور چونکہ وہ ایک ایسے ملک میں کام کرتے ہیں۔ جہاں کہ اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اس لئے دیباچہ ترجمۃ القرآن کو وہ خاص شوق سے پڑھیں گے۔

اس کے علاوہ خطوط کے جواب دیئے گئے۔ بعض مشنوں کو مختلف ضروری امور کے متعلق یاد دہانیاں کرائی گئیں۔

**فضل عمر احمدیہ سکول:**۔ سکول کے لئے ایک انتظامی بورڈ مقرر کیا۔ جس کی ایک میٹنگ میں شرکت کی۔ ہمارا سکول اب خدا کے فضل سے معیاری سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔ اب اوقات نئے سکول کھولنے والوں کو محکمہ تعلیم کے افسران ہمارے سکول میں بھیجتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے سکول کو نمونہ سمجھ کر کام کریں۔

**خدام الاحمدیہ:**۔ لیگوس مشن کے نوجوان خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی سرگرمی سے تبلیغی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ہر اتوار کو اجلاس کے بعد ایک گروہ لیگوس کے مختلف حلقوں میں جا کر تبلیغی تقاریر کرتا ہے اور کتابیں فروخت کرتا ہے۔ کتابوں کی فروخت سے (خدام الاحمدیہ کے ذریعہ) تقریباً چار پونڈ ماہوار کی آمد ہو جاتی ہے۔

**نئی جماعت کا قیام:**۔ اسی عرصے میں خدا کے فضل سے اباداں میں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہ لوگ پہلے مارٹن پارٹی کے ہمراہ تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت اور ازدیادِ ایمان کی دولت سے نوازے۔ آمین۔

یہ ماہوار رپورٹ پیش کرنے کے بعد تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

---

**درخواست دعا:**۔ گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ گوجرانوالہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

# احرار کی پاکستان دشمنی

(۴)

(از مکرم ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور)

## (۱۳) حضرت امام جماعت احمدیہ اور وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف بے بنیاد الزامات اور انکی تردید

بخاری صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کسی مزعومہ ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مجلس علم و عرفان میں جب کہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان بھی حضور کے پاس تشریف رکھتے تھے حضور نے فرمایا کہ "ہم نے پاکستان کو کبھی تسلیم نہیں کیا کسی نہ کسی طرح اکھنڈ ہندوستان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے"، اور کہ حضور کا یہ اعلان "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں درخواست یہ ہے کہ بخاری صاحب نے کمال ہوشیاری کے ساتھ اپنی دروغ گوئی پر پردہ ڈالنے کے لئے "الفضل" کا حوالہ مع تاریخ نہیں بتایا صرف اتنا کہا کہ "الفضل" میں شائع شدہ ہے وہ اس لئے کہ ان کے بیان میں شروع سے لے کر آخر تک ایک لفظ بھی صداقت پر مبنی نہیں ہے۔ چنانچہ اگر ان کے بیان میں ایک فی صدی بھی صداقت ہوتی تو وہ ضرور اخبار کے مفصل حوالے کا اعلان کرتے۔

ہم ان کی خدمت میں اطلاعاً عرض کرتے ہیں کہ یہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پاکستان کو ساٹ کر اکھنڈ ہندوستان قائم کرنے کی کبھی ہدایت نہیں فرمائی۔ یہ حضور کی ذات پر صریح اتہام اور ایک ناپاک الزام ہے اور ویسے بھی بخاری صاحب کا یہ اعلان ایک اور لحاظ سے بھی سراسر کذب و افتراء ہی ثابت ہوتا ہے اور وہ یوں کہ پاکستان کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان اگر حضور کی طرف سے کبھی ہوا تھا تو کیا وجہ ہے کہ مجلس احرار اسوقت خاموش رہی آخر قیام پاکستان کے چار سال بعد آج احرار کو یہ اعلان کہاں سے نظر آ گیا۔ ہمیں تو اس کے بالکل برعکس حضور کی طرف سے ملک کی مضبوطی کی عملی اور قولی شہادتیں ملتی ہیں۔ چنانچہ قیام پاکستان کے بعد لاء کالج کے ہال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی "استحکام پاکستان" کے موضوع پر متعدد تقاریر ہوئیں ہو سکتا ہے کہ بخاری صاحب "استحکام پاکستان" کو تخریب پاکستان سمجھتے ہوں اگر وہ ایسا سمجھتے ہیں تو سخت غلطی پر ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ "استحکام پاکستان" "تخریب ہندوستان" کا موجب تو بن سکتا ہے۔ تخریب پاکستان کا ہرگز نہیں۔ اور کیا خبر کہ بخاری صاحب استحکام پاکستان کے اپنی معنوں پر جز بز ہو کر جلسہ میں یہ غلط بیانی کرنے پر مجبور ہو گئے ہوں۔

یہ الفاظ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کہیں نہیں فرمائے۔ اگر بخاری صاحب میں جرأت ہے تو وہ "الفضل" کا حوالہ اور صحیح الفاظ تحریر کریں تاکہ ان کی "صداقت" پر حرف نہ آئے۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھیں کہ دنیا کو گمراہ کرنے جھوٹ بول کر انہیں ورغلانے اور فساد پر اکسانے کے ہتھیار شاہ جی کئی بار پہلے بھی جماعت احمدیہ پر آزما چکے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اس میں ان کو ہمیشہ ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ پس ان آزمائے ہوئے بازؤں کو دوبارہ استعمال کرنے سے کیا فائدہ؟ اگر ان کے پاس صداقت اور دیانت ہے اور اگر ان کے ارادے نیک اور درست ہیں تو کیوں وہ سیدھے صحیح طریقے سے مقابلہ پر آمادہ نہیں ہوتے آخر ان اوچھے ہتھیاروں کے استعمال سے سوائے دنیا میں رسوائی اور عاقبت میں ذلت کے ان کو اور کیا حاصل ہو سکے گا؟

اسی طرح یہ بھی کہا گیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ سودا کر رہے ہیں اس پر بھی سوائے لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ حکومت سے یہ پوچھنے کی جرأت ضرور کروں گا کہ کیا وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف اس الزام کی وہ تردید کرے گی؟ کیا مخالفین پاکستان کو حکومت کے ایک وزیر کی مخالفت اور عوام میں انتشار اور بد امنی پھیلانے کی اس نے خود کھلی چھٹی دے رکھی ہے؟ اگر حکومت ان امور کی گرفت کر سکتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ کم از کم اس مکروہ اور بے حد خطرناک پراپیگنڈے کی تردید ضرور کرے۔ کیا ہم حکومت سے اس انصاف کی توقع رکھیں؟

## (۱۴) ایک اور فریب

مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے اپنی ۱۹ اگست والی تقریر میں مجلس احرار کا پاکستان کے مطالبہ کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے عوام کو ایک اور فریب دینے کی کوشش کی۔ آپ نے کہا کہ مجلس احرار اور مسلم لیگ کے درمیان نظریاتی اختلاف تھا۔ ہم نے اور مسلم لیگ دونوں نے اپنا اپنا نقطہ نگاہ قوم کے سامنے پیش کیا قوم نے مجلس احرار کی مخالفت کی اور لیگ کے مطالبہ کی تائید کی۔ اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ قوم ہمارے ساتھ نہیں لہذا ہم نے اپنی ضد چھوڑ دی اور قوم کے فیصلہ کو مان کر اس کے ساتھ ہو گئے۔ اب ہمارا اور قوم کا کوئی اختلاف نہیں۔ ہم اپنی شکست مانتے ہیں اور قوم کے ساتھ اپنے پورے تعاون کا اعلان کرتے ہیں۔ جہاں تک بخاری صاحب کی شکست کے اعتراف کا تعلق ہے۔ ہمیں ان سے پورا اتفاق ہے۔ یہ ان کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ شکست ان کے لئے ازل سے مقدر ہو چکی ہے۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے کم از کم اس دن سے لے کر آج تک تو ہم نے ان کے پاؤں تلے زمین ٹھہرتی نہیں دیکھی۔ اور ایک مرد مومن کے اس کلمۂ حق کو ہم نے حرف بحرف پورا ہوتے دیکھا ہے کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔ پس اگر انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا تو یہ امر کوئی تعجب انگیز نہیں۔ خدائی ارادوں اس کے بندوں اور اس کی قائم کردہ جماعت کی مخالفت کا نتیجہ سوائے ناکامی اور نامرادی کے اور کچھ نہیں ہو کرتا۔ مگر یہاں ہمیں بخاری صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ انہیں اپنی شکست کے اعتراف کا خیال پاکستان کے قیام کے بعد کیوں آیا؟ کیا ۱۹۴۶ء کے الیکشن میں مسلمانوں کی اکثریت کا فیصلہ انہوں نے نہیں دیکھا تھا؟ کیا ۴۶ء میں ان کو یہ معلوم نہیں ہو گیا تھا کہ قوم نے ایک بھی احرار نمائندہ اسمبلی میں منتخب کر کے نہیں بھیجا۔ اور مسلم لیگ کے پورے نمائندے مرکزی اسمبلی کے لئے اور اسی طرح ہر صوبے میں بھی ان کے ہی نمائندے منتخب ہوئے۔ کیا اس وقت ان کو اپنی شکست کے اعتراف کا خیال نہیں آ سکتا تھا۔ آخر آج کیوں وہ قوم کی اکثریت کے فیصلہ کو ماننے کا اعلان کر رہے ہیں؟ اسی لئے نا کہ ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کے سامنے ہتھیار پھینک دینے سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ اور ہندو کانگرس کو نقصان۔ اور ایسا "امیر شریعت" سے ہونا ممکن ہی نہ تھا۔ لہذا پاکستان کے قیام تک تو قوم کی اکثریت کے فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار ہوتا رہا۔ اور قوم کی اکثریت کے اس فیصلہ کے باوجود مسلمانوں کی شدومد سے مخالفت ہوتی رہی۔ مگر آج پاکستان بن جانے کے بعد قوم کی اکثریت کے فیصلہ کو مان لینے کا اعلان کیا اپنی ذات میں ہی اس بات کے ثبوت کے لئے کافی نہیں کہ آپ ۱۹۴۷ء تک بھی قوم کو دھوکا دیتے رہے اور اب قیام پاکستان کے بعد اپنی شکست کا اعتراف کر کے مسلمانوں کو مزید غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔

## (۱۵) اس عظیم خطرہ کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے

آخر میں اس امر کی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ یہ مضمون تحریر کرنے کا اصل مقصد کیا ہے۔ اس وقت ملک کے چاروں طرف دشمن مورچہ لگائے بیٹھا ہے۔ ہم نے ان اختلافی امور کے متعلق کیوں قلم اٹھایا؟ اور سچی بات بھی یہی ہے کہ یہ وقت ان باتوں کا نہیں بلکہ پورے عزم اور پوری ہمت کیساتھ دشمن کے مقابلہ میں دفاعی تدابیر کرنی چاہئیں۔ مگر جب حکومت کے افسران نے بقول مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ۲ لاکھ کے مجمع میں مندرجہ بالا امور کے بیان کرنے کی اور عوام کو مشتعل کرنے کی کھلی اجازت دے دی تو پھر حکام کے اس اشارے کا کیوں یہ مطلب نہ لیا جائے کہ ان کے نزدیک ایسی باتوں کو اس نازک مرحلہ پر چھیڑنے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ پھر حکومت کے بہت ہی ذمہ دار شخص کا ایسے جلسے کی صدارت کرنا اور خاموش رہنا۔ ہمارے اس خیال کو مزید تقویت دیتا ہے۔ اسی طرح اخبار "آزاد" میں آئے دن اس قسم کے اعلانات دیکھنے میں آتے ہیں کہ احرار فلاں فلاں مقامات کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ یا "امیر شریعت" شہدائے بالا کوٹ کے مزاروں کے دورے پر جا رہے ہیں وغیرہ اور ان سب امور پر حکومت کی خاموشی ہمیں یہ باور کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق اس نازک مرحلہ پر اختلافی امور پر بھی مباحث کرنا کوئی نقصان دہ امر نہیں ہے۔

ہم شاید حکومت کی اس پالیسی کے باوجود بھی خاموش رہتے۔ مگر جس بات نے ہمیں اپنا سکوت توڑنے پر مجبور کیا ہے۔ وہ احرار کا جگہ جگہ ایسی غلط فہمیاں عوام میں پھیلانا ہے۔ جن کے نتیجہ میں ملک کو بہت ہی عظیم نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اگر ہزاروں کے مجمع میں شہر شہر اور گاؤں گاؤں (بالخصوص سرحدی مقامات پر) احرار کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں دور نہ کی جائیں تو فریب میں آئے ہوئے مشتعل عوام امن عامہ کے لئے بہت بڑا خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اوکاڑہ، راولپنڈی اور سمندری کے مقامات پر احرار کی شرانگیزی اور اس کے عجیب نتائج کا تلخ تجربہ ہمارے سامنے ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ اس نازک مرحلہ پر عوام کو اسی طرح مزید غلط فہمیوں کا شکار ہو کر مشتعل ہونے کا موقع دیا جائے۔

اسی طرح میں اس امر کی طرف اشارہ کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ احرار کی موجودہ روش کے خلاف ہمارا بار بار صدائے احتجاج بلند کرنا صرف اور صرف حکومتی مفاد اور ملک کی بہتری اور بہبودی کی نیت سے ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ کو کسی معاند کسی مخالف کی طرف سے کوئی خطرہ اور ڈر نہیں۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے ہم جانتے ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ پودا جسے خدا نے خود اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے۔ دن دگنا اور رات چوگنا پھلے پھولے گا۔ اور ایسا ہو رہا ہے۔ دشمنوں کی کوششوں نے نہ کبھی اسے پہلے کوئی نقصان پہنچایا اور نہ آئندہ پہنچا سکتے ہیں۔ مجلس احرار کی تو بھلا حیثیت ہی کیا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کی جماعت کو زک پہنچا سکے۔ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب انہی کوششوں میں اپنی عمر گزار چکے ہیں اور اب قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ وہ خود اس امر کا دل میں اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ جس دن انہوں نے جماعت احمدیہ کی مخالفت شروع کی اس دن کی نسبت آج جماعت احمدیہ زیادہ مضبوط اور ترقی کے میدان میں بہت آگے نکل گئی ہے اور مجلس احرار؟ اس کے متعلق تو وہ اعلانیہ شکست کا اعتراف کرتے ہیں۔ پس کسی دنیاوی طاقت یا کسی جماعت سے نقصان اور زک کا خیال بھی ہمارے ذہن میں نہیں آ سکتا۔ ہاں اگر کوئی چیز ہمیں بار بار حکومت کو

(باقی ص۶ پر دیکھو)

# قتلِ مرتد ۔ محشرستانؐ حکومت الٰہیہ کا ایک خونچکان منظر

ہمارا ہر امر میں متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

(۴)

چنانچہ وہ (مودودی صاحب) آگے چل کر لکھتے ہیں :-

## قرآن نہیں بلکہ روایات اور فقہ

"بعض لوگ حدیث اور فقہ کی باتیں سن کر یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ قرآن میں یہ سزا کہاں لکھی ہے۔ ایسے لوگوں کی تسلی کیلئے اگرچہ ہم نے اس بحث کی ابتداء میں قرآن کا حکم بھی بیان کر دیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض یہ حکم قرآن میں نہ بھی ہوتا تو حدیث کی کثیر التعداد روایات۔ خلفائے راشدین کے فیصلوں کی نظیریں اور فقہاء کی متفقہ رائیں اس حکم کو ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی تھیں۔ ثبوتِ حکم کیلئے ان چیزوں کو ناکافی سمجھ کر جو لوگ اس کا حوالہ قرآن سے مانگتے ہیں ان سے ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا تمہاری رائے میں اسلام کا پورا قانون تعزیرات وہی ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو گویا تم یہ کہتے ہو کہ گویا قرآن میں جن افعال کو جرم قرار دیکر سزا تجویز کر دی گئی ہے ان کے ماسوا کوئی فعل اسلامی حکومت میں جرم مستلزم سزا نہ ہوگا۔" (ص ۳۱-۳۰)

اب آئیے نا مولوی صاحب اپنے اصل موقف یہ قرآن کی آیت تو محض تبرکاً لکھ دی گئی تھی حکم کے لئے حدیث دیکھئے۔ نقہ دیکھئے (اور یہی وہ مقام ہیں جہاں "مزاج شناسی"[1] کی گنجائش نکلتی ہے)

یہ درست ہے کہ

(۱) قرآن میں ایسے جرائم کا بھی ذکر ہے جن کی سزا اس نے خود متعین نہیں کی۔ مثلاً خمر۔ میسر وغیرہ

(۲) ایسے جرائم بھی ہیں جن کا قرآن میں محض اصولی حکم ہے۔ ان کی نوعیت متعین نہیں کی گئی مثلاً نہی عن المنکر کا اصولی حکم۔

## قرآن نے ارتداد کو جرم ہی قرار نہیں دیا

لیکن سوال یہ ہے کہ قرآن یہ کہتا ہے (اور بار بار کہتا ہے) کہ کفر اور ایمان کے معاملے میں کسی پر کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا۔ کسی حالت میں بھی زبردستی نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے کفر اور ایمان کا بدلنا کوئی جرم نہیں۔ لیکن اس کے برعکس ایک شخص یہ کہتا ہے کہ ایمان کو کفر سے بدلنے کی قطعاً اجازت نہیں دی سکتی۔ جو ایسا کرے گا وہ ایک سنگین جرم کا مرتکب ہوگا جس کی سزا موت ہے۔ تو کیا ایسا کہنے والا دین کے ضابطہ تعزیرات کی تکمیل کر رہا ہے یا قرآن کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت کا مرتکب ہو رہا ہے؟ اگر ایسا کہنے والا اپنے دعوے کے ثبوت میں عربی زبان کے چار فقرے پیش کر کے انہیں حدیث صحابہؓ کے فیصلے اور فقہا کی رائے قرار دیدے تو اس کے قول کو محض اس لئے دین مان لیا جائے گا کہ اس نے عربی کے ان فقروں کی نسبت حضور رسالتمآبؐ۔ صحابہ کرامؓ اور ائمہ فقہ علیہم الرحمۃ کی طرف کردی ہے اور ایسا کرنے میں قطعاً نہیں شرمایا؟ ہم میں آج رسول اللہؐ موجود ہیں نہ صحابہ کرامؓ اور نہ ہی ائمہ فقہ۔ ہم ان حضرات سے کس طرح تصدیق کریں کہ یہ ارشادات فی الواقعہ ان کے ہیں یا ان کی طرف غلط منسوب کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے پاس قرآن موجود ہے جس کے محفوظ ہونے کا دعویٰ خود اللہ نے کیا ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اس نے لیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کفر اور ایمان کی تبدیلی کوئی جرم نہیں۔ فرمایئے! ان حالات میں کس کی بات دین کہلائے گی۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ کی بات۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں ہماری بات۔ اس لئے کہ اگرچہ آج ہم میں رسول اللہؐ موجود نہیں۔ لیکن میں رسول اللہ کا مزاج شناس تم میں موجود ہوں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ فلاں بات رسول اللہؐ نے فرمائی تھی یا نہیں۔ اور یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اگر آج رسول اللہ موجود ہوتے تو وہ اس باب میں کیا فرماتے؟ لہٰذا میری بات کو میری بات نہ سمجھو اسے رسول اللہ کی بات سمجھو

کوئی اور بولتا ہے یہ میری زباں نہ سمجھو!

## لا اکراہ فی الدین کی تفسیر

مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک قرآن میں لا اکراہ فی الدین (دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں) کا حکم موجود ہے۔ لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم کسی غیر مسلم کو جبراً مسلمان نہیں کر سکتے۔ لیکن جو شخص ایک دفعہ مسلمان ہو جائے اسے اس کی اجازت قطعاً نہیں دی جا سکتی کہ وہ اسلام کے حلقے سے باہر نکل جائے اگر وہ ایسا کرنا چاہے گا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ ان کا ارشاد ہے

"لا اکراہ فی الدین کے معنی ہیں کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کیلئے مجبور نہیں کرتے اور واقعی ہماری روش یہی ہے۔ مگر جسے واپس آکر جانا ہو اسے ہم پہلے ہی خبردار کر دیتے ہیں کہ یہ دروازہ آمد و رفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے لہٰذا اگر آتے ہو تو یہ فیصلہ کر کے آؤ کہ واپس نہیں جانا ہے ورنہ براہ کرم آؤ ہی نہیں۔" (ص ۵۳)

یعنی اسلام میں صرف (ONE WAY TRAFFIC) ہے

اس میں داخل ہونے تک تو تمہیں اختیار و ارادہ حاصل ہے لیکن اس کے بعد کفر اور ایمان کے معاملے میں وہ تمام اختیارات جو خدا نے تمہیں دیئے تھے سب سلب ہو جائیں گے۔ یہ ہے وہ محور جس کے گرد مودودی صاحب کے دعویٰ کی تمام دلیلیں گردش کرتی ہیں یعنی وہی جواب جو قرآن کے بیان کے مطابق تمام کفار اپنے اپنے رسولوں کو دیا کرتے تھے۔

وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا ...... (۱۴/۱۳)

انکار کرنے والے سرکش اپنے رسولوں سے کہتے تھے کہ یا تو ہم تمہیں اپنے ملک سے باہر نکال دیں گے یا اپنے مذہب میں واپس لے آئیں گے۔

یہی مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ مذہب تبدیل کرنے والے مسلمان کو یا تو ملک چھوڑ کر چلے جانا ہوگا اور یا پھر اسی مذہب میں واپس جانا۔ ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔

اگر کفر و ایمان کے بارے میں قرآن میں صرف وہی آیات ہوتیں جنہیں ہم پہلے لکھ آئے ہیں تو مسئلہ زیر نظر کے سمجھنے کے لئے وہی کافی تھیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کو معلوم تھا کہ اسلام میں اس قسم کے فتنے بھی اٹھیں گے اس لئے اس نے اس مسئلہ کو یہیں نہیں چھوڑ دیا۔ اس نے اسلام لانے کے بعد پھر کافر ہو جانے والوں کے متعلق بھی ایک نہیں متعدد مقامات پر صراحت سے ذکر کر دیا۔

## مرتد کے متعلق قرآن کی یہ تصریحات

مودودی صاحب نے اپنے رسالے میں ان مقامات کو چھوا تک نہیں اس لئے کہ لا یمسہ الا المطھرون۔ جن کے قلب اور دماغ عجمیت کی گندگی سے آلودہ ہو چکے ہیں وہ قرآن کو کس طرح چھو سکتے ہیں؟ دیکھئے قرآن اس باب میں کیا کہتا ہے۔ سورہ آل عمران میں ہے :-

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ (۳/۸۴)

اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہشمند ہوگا تو وہ کبھی قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں وہ تباہ و نامراد ہوگا۔

یہ ہوئے وہ لوگ جنہوں نے اسلام کو اختیار نہیں کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے جو ہدایت پانے کے بعد پھر کفر اختیار کر گئے۔ ان کے متعلق ارشاد ہے :-

کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق وجاءھم البینت واللہ لا یھدی القوم الظلمین ٭ اولئک جزاءھم ان علیھم لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین ٭ خالدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون۔ الا الذین تابوا من بعد ذالک واصلحوا فان اللہ غفور رحیم (۳/۸۹-۸۵)

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ اس قوم کو ہدایت دیدے جس نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کر لی۔ حالانکہ اس نے گواہی دی تھی کہ اللہ کا رسول برحق ہے۔ اور اس کے سامنے روشن دلیلیں بھی آ چکی تھیں۔ اللہ صحیح مقام سے ہٹ جانے والوں پر ہدایت کی راہیں نہیں کھولا کرتا۔

ان لوگوں کے اس عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت برس رہی ہے اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ تو ان کا عذاب کبھی کم ہوگا اور نہ کبھی مہلت پائیں گے۔

لیکن جن لوگوں نے اس حالت کے بعد بھی توبہ کر لی اور اپنے آپ کو سنوار لیا تو بے شک اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

یہ ہے ذکر۔ ان لوگوں کا جو اسلام لانے کے بعد پھر کفر کی طرف پھر جائیں۔ آپ دیکھئے ان کے متعلق کہیں یہ نہیں لکھا کہ انہیں جرم ارتداد کی سزا میں قتل کر دینا چاہیئے۔ ان کے متعلق صرف اتنا کہا ہے کہ اسلام کو چھوڑنے سے یہ ان تمام برکات و ثمرات سے محروم ہو جائیں گے جو راہ راست پر چلنے کا لازمی نتیجہ ہوتے ہیں۔ اسلام کی راہ، کامرانیوں اور شادکامیوں کی راہ ہے، اور کفر کی راہ ناکامیوں اور تباہیوں کی راہ ہے۔ یہ اسلام پر قائم رہتے تو کامران و کامیاب زندگی بسر کرتے۔ انہوں نے کفر کی راہ اختیار کر لی تو ان کی کامیابیاں ناکامیوں میں بدل گئیں اب اس کے بعد بھی کچھ نہیں بگڑا۔ جس طرح انہیں اس امر کا اختیار تھا کہ اسلام لانے کے بعد جی چاہے تو اس کے دائرے سے باہر نکل جائیں۔ اب بھی انہیں اختیار ہے کہ جی چاہے تو پھر اس کے حلقہ بگوش ہو جائیں۔ اگر انہوں نے پھر اسلام اختیار کر لیا تو اسلامی زندگی کی برکات وسعادتیں پھر ان کے شامل حال ہوں گی، غور کیجئے اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو ان لوگوں کے پھر سے اسلام میں آنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اس کے برعکس اس سے اگلی آیات میں ان لوگوں کے طبعی موت سے مرجانے کا ذکر ہے۔[2] (باقی)

---

[1] مزاج شناسی کے لئے دیکھئے مضمون "مثلہ معہ" جو سال گذشتہ طلوع اسلام میں شائع ہوا تھا۔

[2] مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن حال ہی میں شائع ہوئی ہے (جو سورۂ انعام تک ہے) اس میں سورہ آل عمران کی ان آیات کی تفسیر میں مودودی صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔

(منقول از رسالہ طلوع اسلام کراچی مارچ ۱۹۵۲ء)

---

# اعلان

مندرجہ ذیل موصی اصحاب جہاں کہیں ہوں۔ اپنے اپنے پتوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے پتہ کا علم ہو۔ تو مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں۔

(۱) اللہ رکھی صاحبہ زوجہ میاں اللہ رکھا قوم راول۔ سابق سکونتی محلہ دارالرحمت قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۷۳۲۳

(۲) مسمی محمد حسین خان صاحب ولد برکت علی خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت۔ سابق سکونتی ہردو خانپور ڈاکخانہ خاص۔ ضلع ہوشیارپور۔ بعد ازاں سکول ماسٹر بی۔ ایم۔ ٹی ٹریننگ سینٹر گگز و سے دہلی۔ وصیت نمبر ۷۴۴۷

(۳) مسمی بشیر الدین صاحب ولد حسین بخش نمبردار۔ قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ زمینداری و ملازمت سابق سکونتی موضع سارچور۔ ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۷۴۶۷

(۴) میاں صدر الدین صاحب ولد میاں خیر الدین قوم ارائیں پیشہ زمینداری۔ سابق سکونتی ٹکڑہ ۵۸/۳۔ ڈاکخانہ کمالیہ۔ ضلع لائل پور بعد ازاں۔ نزد بینڈ بہادر۔ ڈاکخانہ نیل تبڑی۔ تحصیل و ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۷۹۵۶

(۵) شیخ محمد شریف صاحب ولد شیخ فقیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت سابق سکونتی محلہ دارالبرکات۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۸۴۳۲

(۶) امتہ السلام صاحبہ زوجہ افتخار الرسول شیخ قوم شیخ قانونگوئے۔ سابق سکونتی دارالبرکات قادیان۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۸۴۴۱

(۷) مسمی محمد حسین ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم جٹ۔ پیشہ ملازمت۔ سابق سکونتی دھاریوال ڈاک خانہ رجبالہ۔ ضلع امرتسر وصیت نمبر ۸۶۱۷

(۸) مسمی محمد لطیف صاحب ولد میاں محمد بوٹا صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت سابق سکونتی دھونکل ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گوجرانوالہ دوران ملازمت گھر کا پتہ۔ قرول باغ۔ گورنمنٹ کوارٹرز۔ کوارٹر 34-D دہلی۔ وصیت نمبر ۸۶۱۸

(۹) مسمی محمد اسحق صاحب ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار قوم جٹ پیشہ ملازمت ساکن چک ۹۹/6.R ڈاک خانہ خاص۔ ضلع منٹگمری وصیت نمبر ۱۱۱۱۳

(۱۰) نفیسہ بیگم صاحبہ زوجہ سعید احمد صاحب قوم پٹھان۔ سابق سکونتی قادیان بعد ازاں جودھامل بلڈنگ سیمنٹ بلڈنگ لاہور وصیت نمبر ۱۱۱۴

## سندھ میں ایک تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۲ء بروز منگل جماعت احمدیہ گوٹھ ننھے خان گمبٹ ریاست خیرپور سندھ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چوہدری عبد الحق صاحب نے "ہمیں نے احمدیت کیوں قبول کی" پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے وفات مسیح پر قرآن کریم کے دلائل بیان کئے۔ چوہدری غلام محمد صاحب نے اجرائے نبوت پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر اور عقائد سلسلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو وضاحت سے بیان فرمایا۔ سامعین نے نہایت توجہ سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ گمبٹ شہر۔ شہانی گوٹھ۔ صوبہ دیرہ۔ گوٹھ پیالہ۔ ٹھٹھی خلیفہ گوٹھ سے ڈیڑھ سو کے قریب سامعین جلسہ میں شامل ہوئے۔ (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گوٹھ ننھے خان گمبٹ ریاست خیرپور میرس)

## آتشزدگی کے موقع پر خدمت خلق

مورخہ ۳/۳/۵۲۔ قریباً آٹھ بجے صبح محلہ گڑھا شہر چنیوٹ میں اتفاقاً ایک مکان کو آگ لگ گئی۔ یہ واقعہ دیکھ کر ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر قاری محمد عبد اللہ صاحب نے جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس (جو کہ دورہ پر چنیوٹ تشریف لائے ہوئے تھے) ان کو اطلاع دی۔ اور دوسرے احمدی دوستوں نے ایک دوسرے کو اطلاع دے کر اکٹھا کیا۔ اور بالٹیاں پانی سے بھر کر آگ بجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ تعلیم الاسلام بورڈنگ ہاؤس سے اطفال اس کار خیر کے لئے پہنچے کیونکہ بڑے لڑکے یونیورسٹی کے امتحان کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مفت مرہم پٹی کی اور آگ بجھانے میں مصروف عمل رہے۔ اس میں احمدی مرد و زن اور اطفال نے حصہ لیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس واقعہ سے ایک مکان مکمل جل گیا۔ اور اس کے علاوہ چند مکانوں کو نقصان پہنچا۔ اور آگ پر تین گھنٹے کے بعد قابو پایا جا سکا۔ اور دو فائر بریگیڈ سرگودھا سے اور لائل پور سے آئے۔ اگر بر موقعہ امداد نہ پہنچتی۔ تو بہت زیادہ نقصان کا احتمال تھا۔ (مرزا عنایت اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ)

## اطلاع

دفتر ہذا میں ایک کلرک کی آسامی کیلئے جن احباب نے درخواستیں دی ہیں۔ وہ ۲۰ مارچ ۵۲ء کو صبح ۹ بجے دفتر ہذا میں ملاقات کر کے قابل دریافت امور کا جواب دے سکتے ہیں بعض احباب نے مقامی عہدیدار کی تصدیق پیش نہیں کی۔ ایسی تصدیق ضروری ہے
صدر انجمن احمدیہ کے جو کارکن اس آسامی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ انکو ملاقات کیلئے آنے کی ضرورت نہیں۔ ان کیلئے حسب قاعدہ ۴۰۰ فائدہ اٹھانے کی گنجائش موجود ہے۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہونے کا اطمینان کرانا امیدوار کے ذمہ ہوگا۔ (منیجر الفضل)

بقیہ صفحہ ۵

## احرار کی پاکستان دشمنی

احرار کے فتنہ کی طرف توجہ دلانے پر مجبور کرتی ہے تو وہ ہے اپنے وطن عزیز کے ساتھ ہماری محبت اور خلوص ہم جانتے ہیں۔ اور حکومت پر واضح کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ آج اگر ان لوگوں کو حکومت نے اپنی من مانی کارروائی کرنے کی کھلی چھٹی دے دی تو جماعت احمدیہ کو اس مجلس کے معاندانہ رویہ سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ ان کے اس رویہ سے نقصان پوری مسلمان قوم اس کی قائم کردہ نوزائیدہ مملکت اور موجودہ برسر اقتدار کرسیوں کو ہوگا۔ آج ان لوگوں کو اپنے مکروہ عزائم پورا کرنے کے لئے ڈھیل دے کر حکومت اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہی ہے۔ کیونکہ ان کے فتنہ وفساد، بدامنی اور انتشار کی سلگائی ہوئی چنگاری کسی نہ کسی دن ملک کے اندر تباہی اور بربادی کی آگ مشتعل کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ وہ وقت پچھتانے کا نہیں۔ بلکہ اپنی کی ہوئی غلطیوں کے خمیازہ بھگتنے کا دن ہوگا۔ پس بہتر ہوگا کہ حکومت اس منحوس گھڑی کے آنے سے پہلے ہی ان امور کی طرف توجہ دے کر مناسب کارروائی کرے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی دن خدانخواستہ خدانخواستہ اسپین کی تاریخ پھر ہمارے ملک میں دہرائی جائے اور خدانہ کرے دشمن اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے عوام اور ہماری حکومت کے اکابرین کو ملک کے حالات اور مسائل سمجھنے اور انہیں صحیح طور پر حل کرنے کی حقیقی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس طرح قدرت نے ہمیں یہ مملکت عطا فرمائی ہے اسی طرح ہمیں اسکی حفاظت کی بھی توفیق دے دشمنوں کی سرگرمیوں کو بے نقاب فرمائے اور ہمیں ان کا صحیح تدارک کرنے کی سمجھ اور عقل عطا کرے۔ جس سے ہمارا ملک بڑھے پھیلے اور پھولے اور یہ دن بدن مضبوط ہوتا جائے اور ترقی کی منازل طے کرتا ہوا اپنے انتہائی عروج کو پہنچے اور اس ملک کا دشمن ناکام و نامراد اور خائب و خاسر ہو۔ (آمین ثم آمین)

## مستقبل قریب میں دوبارہ مذاکرات شروع ہونیکا امکان نہیں

### مصدق وزارت اپنے موقف سے نہیں ہٹے گی

لندن ۱۸ مارچ تہران کی اطلاع مظہر ہے کہ مصدق وزارت اپنے موقف سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں اور اس کے رویہ میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ اسلئے عالمی بنک کے ساتھ مستقبل قریب میں دوبارہ بات چیت شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں ــــ بات چیت کے ناکام ہو جانے سے لندن میں کسی تعجب کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اور وہاں حالیہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ بنک مشن ڈاکٹر مصدق کے غیر متزلزل رویہ کی وجہ سے ناکام ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر مصدق کے حامی ایرانی اخبارات میں بیان کیا جا رہا ہے کہ اب برطانیہ کے ساتھ براہ راست گفت وشنید شروع ہوگی۔ لیکن باخبر حلقوں میں ان اطلاعات کو بے بنیاد قرار دیدیا گیا ہے۔

تہران میں مغربی مبصرین کو یقین ہے کہ ایرانیوں نے بات چیت کو جان بوجھ کر ملتوی کیا تھا۔ اور اس غرض کے لئے ہر قسم کے غیر متعلقہ مسئلے پیش کئے تھے تاکہ مصدق وزارت کو اندرونی سیاسیات کے سلجھانے کا موقع مل جائے۔ بات چیت اسوقت منقطع ہوئی۔ جب بنک مشن کو معلوم ہوا کہ ایرانی تیل کے برطانی ماہرین کو ملازم رکھنے پر تیار نہیں اور نہ ہی بنک کی پیش کردہ قیمتوں کو ماننے پر تیار ہیں اور نہ ہی انہیں انتظامات کی ضروری سہولتیں دینا چاہتے ہیں۔

لندن میں ان مذاکرات کی ناکامی کا کوئی زیادہ اثر نہیں پڑا کیونکہ برطانیہ نے نہ تو ان میں حصہ لیا تھا اور نہ ہی بنک سے کوئی سفارشات کی تھیں۔

## ہائی کمشنروں کا عملہ اور سفارتی سہولتیں

لندن ۱۸ مارچ۔ لندن پارلیمنٹ میں دولت مشترکہ کے ہائی کمشنروں کے عملے کو سفارتی سہولتیں دینے کے متعلق ایک مسودہٗ قانون چند ہفتوں تک پاس ہو جائیگا اس قانون کے تحت دولت مشترکہ کے ممالک کے نمائندوں اور جمہوریہ آئرلینڈ کو وہی سہولتیں حاصل ہونگی جو بین الاقوامی قانون کے تحت غیر ملکی سفیروں کو حاصل ہیں ــــ اب تک صرف ہائی کمشنروں کی ذات کو سفارتی استثنے حاصل ہوتا تھا۔ لیکن عملی طور پر ان کے سٹاف کو بھی کسی حد تک یہ سہولتیں حاصل تھیں لیکن اب قانونی طور پر یہ سہولتیں میسر کی جائینگی۔

(اسٹار)

## ماسکو کے ساتھ ۲۰ سالہ جدوجہد

نیویارک ۱۸ مارچ۔ اقوام متحدہ کے ورلڈ میگزین کی تازہ اشاعت میں ایک مقالہ نویس نے لکھا ہے کہ ماسکو میں امریکی سفیر مسٹر جارج کینن کا خیال ہے کہ سٹالین اور اسکے جانشینوں کے ساتھ ۲۰ سال تک زبردست کشمکش کرنی پڑے گی۔ اور یہ حالت جنگ سے ایک قدم ہی پیچھے ہے۔ (اسٹار)

## نسلی امتیاز کے خلاف نئی مہم

جوہانسبرگ ۱۸ مارچ۔ جنوبی افریقہ کی انڈین کانگرس اور افریقن نیشنل کانگرس کی طرف سے ۶ اپریل کو یوم احتجاج منایا جائے گا۔ یہ احتجاج نسلی امتیاز کو منسوخ کرنے کے سلسلے میں کیا جا رہا ہے۔

(اسٹار)

## اٹلی میں قحبہ خانے بند کر دیئے گئے

روم ۱۸ مارچ۔ اطالوی سینٹ میں ایک قانون پاس کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے قحبہ خانوں کو ممنوع اور غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ ان احکامات کی رو سے قحبہ خانے چار مہینوں کے اندر اندر بند کر دیئے جائیں گے۔ سرکاری اعداد و شمار مظہر ہیں کہ قانون کے پاس ہوتے وقت ملک میں ۷۱۷ لائسنس یافتہ قحبہ خانے موجود تھے۔ ان میں ۹۰۸ و ۳ نفوس مصروف کار تھے۔ لیکن اب یہ لائسنس منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت عصمت فروشوں کی آبادکاری اور جنسی امراض کے مفت علاج کے لئے ادارے قائم کرنے والی ہے

ڈاکٹروں کا اندازہ ہے کہ تقریباً ۳ لاکھ اطالوی جنسی امراض میں مبتلا ہیں۔ عورتوں کی پولیس کا ایک دستہ بھی مقرر کیا جائے گا۔ جو قانون کی خلاف ورزی کرنیوالوں کی نگرانی کرے گا۔ (اسٹار)

## شام کے صدر اردن جائینگے

عمان ۱۸ مارچ۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ شام کے صدر کرنل فوزی سیلو عنقریب اردن جائینگے کرنل سیلو کے ہمراہ شام کے رئیس ارکان حرب بھی ہونگے آپ شاہ طلال کے مہمان کی حیثیت سے یہاں قیام کریں گے۔ (اسٹار)

## اینگلو مصری گفت وشنید دو ہفتوں تک شروع ہو جائے گی

لندن ۱۸ مارچ۔ قاہرہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ وزیراعظم مصر ہلالی پاشا برطانوی سفیر کے ساتھ ابتدائی بات چیت شروع کرنے کی تجویز ۱۰ سے ۱۴ دنوں کے اندر اندر پیش کر دیں گے انہوں نے اتوار کو عمر پاشا سے پالیسی کے متعلق طویل گفتگو کی۔ عمر پاشا عنقریب لندن میں مصری سفیر کی حیثیت سے واپس جانیوالے ہیں پچھلے ہفتے اپنی نشری تقریر میں وفد پارٹی سے آپ نے جو خطاب کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ برطانیہ کے ساتھ بات چیت کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے لیکن قاہرہ میں "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ عرب لیگ کونسل کے اجلاس کیوجہ سے شاید بات چیت میں پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں۔ وہ لکھتا ہے کہ ممکن ہے کہ لیگ کونسل کے اجلاس میں عرب سیکیورٹی پیکٹ رسمی طور پر نافذ ہو جائے۔ (اسٹار)



## برطانیہ ہر ممکن مدد دینے کو تیار ہے !!!

لندن ۱۸ مارچ۔ کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا جو اجلاس ۲۴ مارچ کو کراچی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں برطانوی وفد کے قائد نے سٹار کو بیان دیتے ہوئے بتایا کہ کولمبو پلان کی کامیابی کے متعلق بعض ایشیائی ممالک بلاوجہ ناامید ہو رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ان میں سے بعض ممالک کا نظریہ یہ ہے کہ دنیا کے موجودہ حالات کی بنا پر انہیں زیادہ امداد ملنے کی توقع نہیں ہے۔ لیکن اب تک جو منصوبے بنائے گئے ہیں ان پر نظر ثانی کی جائے گی۔ اور برطانیہ کا مصمم ارادہ ہے کہ کولمبو پلان کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد بہم پہنچائی جائے ہم ۳۰۰۰۰۰۰۰ سٹرلنگ پونڈ جاری کرنے کو تیار ہیں۔ اور اس کا اعلان بھی سابق وزیر خزانہ نے کر دیا تھا۔ دفاعی پروگرام کے دباؤ کے باوجود یہ اعلان بدستور قائم ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کا فنی امداد دینے کا بھی ارادہ ہے۔ (اسٹار)